روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
جمعہ 23/اگست 2013ء 15 شوال 1434 ہجری 23 ظہور 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 191

پاک کے بدلہ خبیث چیزیں نہ لو

اور یتامیٰ کو ان کے اموال دو اور خبیث چیزیں پاک چیزوں کے تبادلہ میں نہ لیا کرو اور ان کے اموال اپنے اموال سے ملا کر نہ کھا جایا کرو۔ یقیناً یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

(سورۃ النسآء آیت 3)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

گناہوں سے بچنا یہ تو ادنیٰ سی بات ہے اس لئے انسان کو چاہئے کہ گناہوں سے بچ کر نیکی کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کرے جب وہ گناہوں سے بچے گا اور خدا کی عبادت کرے گا تو اس کا دل برکت سے بھر جائے گا اور یہی انسان کی زندگی کا مقصد ہے۔ دیکھو اگر کسی کپڑے کو پاخانہ لگا ہوا ہو تو اس کو صرف دھوڈالنا ہی کوئی خوبی نہیں ہے بلکہ اسے چاہئے کہ پہلے اسے خوب صابن سے ہی دھو کر صاف کرے اور میل نکال کر اسے سفید کرے اور پھر اس کو خوشبو لگا کر معطر کرے تا کہ جو کوئی اسے دیکھے خوش ہو۔ اسی طرح پر انسان کے دل کا حال ہے وہ گناہوں کی گندگی سے ناپاک ہو رہا ہے اور گھناؤنا اور متعفن ہو جاتا ہے۔ پس پہلے تو چاہئے کہ گناہ کے چرک کو توبہ واستغفار سے دھوڈالے اور خدا تعالیٰ سے توفیق مانگے کہ گناہوں سے بچتا رہے۔ پھر اس کی بجائے ذکر الٰہی کرتا رہے اور اس سے اس کو بھر ڈالے۔ اس طرح پر سلوک کا کمال ہو جاتا ہے اور بغیر اس کے وہی مثال ہے کہ کپڑے سے صرف گندگی کو دھو ڈالا ہے لیکن جب تک یہ حالت نہ ہو کہ دل کو ہر قسم کے اخلاق ردیہ رذیلہ سے صاف کر کے خدا کی یاد کا عطر لگاوے اور اندر سے خوشبو آوے اس وقت تک خدا تعالیٰ کا شکوہ نہیں کرنا چاہئے لیکن جب اپنی حالت اس قسم کی بناتا ہے تو پھر شکوہ کا کوئی محل اور مقام ہی نہیں رہتا۔

آجکل وبا کے دن ہیں اس لئے لاپرواہ نہیں ہونا چاہئے۔ سچی تبدیلی کرنی چاہئے بہت سے آدمی اعتراض کر دیتے ہیں کہ فلاں شخص نے بیعت کی تھی وہ مرگیا۔ مگر یہ اعتراض فضول ہے کیا وہ نہیں جانتے کہ صحابہؓ بھی جنگوں میں شریک ہو کر شہید ہو جاتے تھے۔ حالانکہ وہی جنگ مخالفوں کے لئے بطور عذاب تھی لیکن اس سے یہ نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ بیعت کے بعد اعمال کی کوئی ضرورت نہیں ہے بلکہ بیعت کے بعد حجت پوری ہو جاتی ہے پھر اگر اپنی اصلاح اور تبدیلی نہیں کرتا تو سخت جوابدہ ہے پس ضرورت اس بات کی ہے کہ سچے (۔) بنو تا کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں تمہاری کوئی قدر و قیمت ہو۔ جو چیز کار آمد ہوتی ہے اسی کی قدر کی جاتی ہے۔ دیکھو اگر تمہارے پاس ایک دودھ دینے والی بکری ہو جس سے تمہارے بیوی بچے پرورش پاتے ہوں تو تم بھی اس کو ذبح کرنے کے لئے تیار نہیں ہو جاتے، لیکن اگر وہ کچھ بھی دودھ نہ دے بلکہ نری چارہ دانہ کی چٹی ہو تو تم فوراً اس کو ذبح کر لو گے۔ اسی طرح پر جو آدمی اللہ تعالیٰ کا سچا فرمانبردار، نیک کام کرنے والا اور دوسروں کو نفع پہنچانے والا نہ ہو اس وقت تک خدا تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرتا بلکہ وہ اس بکری کی طرح ذبح کے لائق ہوتا ہے جو دودھ نہیں دیتی ہے اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ تم اپنے آپ کو مفید ثابت کرو اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے بندوں کو نفع پہنچاؤ۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 610)

مکرم ظہور احمد کیانی صاحب کراچی

راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے

چناب نگر ربوہ (پ ر) کراچی میں مذہبی منافرت کی بنا پر ایک احمدی مکرم ظہور احمد کیانی صاحب بعمر 47 سال ساکن مجاہد کالونی میٹرول اورنگی ٹاؤن ضلع کراچی پر مورخہ 21/اگست 2013ء کو صبح 11:30 بجے دو نامعلوم موٹرسائیکل سواروں نے گھر کے باہر آکر فائرنگ کی جس کی وجہ سے آپ راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔ مکرم ظہور احمد کیانی صاحب اپنے ہمسایہ جناب نور الواحد صاحب کے ساتھ گھر کے باہر بیٹھے ہوئے تھے۔ ظہور صاحب کو دیکھتے ہی دو نامعلوم موٹرسائیکل پر سوار افراد نے ان پر فائرنگ کر دی۔ جس کی وجہ سے تقریباً 12 گولیاں ان کو لگیں اور مکرم ظہور احمد صاحب موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔ اِن کے ہمسایہ نور الواحد صاحب موٹرسائیکل سواروں کے پیچھے بھاگے۔ جس پر نامعلوم قاتلوں نے اُن پر بھی فائرنگ کر دی۔ نور الواحد صاحب کو تقریباً 16 گولیاں لگیں اور وہ بھی موقع پر وفات پا گئے۔ واضح رہے کہ جناب نور الواحد صاحب کا تعلق جماعت احمدیہ سے نہیں تھا۔

مکرم ظہور احمد کیانی صاحب کسٹم میں ملازم تھے، انہوں نے لواحقین میں اہلیہ محترمہ اور 7 بچوں کو سوگوار چھوڑا ہے۔ مرحوم کی علاقے میں اچھی شہرت تھی اور ان کی کسی سے کوئی دشمنی نہیں تھی۔ انہیں صرف احمدی ہونے کی بنا پر ٹارگٹ کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مرحوم موصی تھے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مورخہ 22/اگست کو صبح 9 بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ عام قبرستان

باقی صفحہ 8 پر

4

سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

احمدیت اور اردو زبان میں ترقی

حضرت مصلح موعودفرماتے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں ایک اور بھی چیز ہے جو ہمیں بھولنی نہیں چاہئے اور وہ یہ ہے کہ بیرون ممالک میں جو لوگ احمدی ہوں گے وہ اُردو زبان بھی سیکھیں گے اس لئے اشاعت احمدیت سے اُردو زبان کو بھی بہت زیادہ تقویت پہنچے گی۔ انڈونیشیا میں ہمارا مشن قائم ہے ۔ وہاں جو لوگ احمدی ہوئے اُن میں سے بعض نے اُردو زبان سیکھی اور پھر بعض نے اپنے بچوں کو قادیان میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھی بھیجا۔ مشرقی افریقہ میں اُردو جاننے والوں میں اکثریت اُن لوگوں کی ہے جو احمدی ہیں۔ بعض لوگ ایسے تھے جو اُردو زبان کے بہت ہی مخالف تھے۔ ایک دوست ابوالہاشم صاحب تھے انہیں احمدی ہونے سے قبل صرف احمدیت سے ہی نفرت نہیں تھی بلکہ وہ اُردو زبان کو بھی سننا نہیں چاہئے تھے۔ وہ جب احمدی ہوئے تو اُنہوں نے حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھنے کے لئے بڑھاپے میں اُردو زبان سیکھی اور پھر اپنے بچوں کو بھی سکھائی۔ اسی طرح عرب ممالک سے بھی بعض دوست آئے ہیں اور انہوں نے اُردو زبان سیکھی۔ مسٹر بشیر احمد آرچرڈ انگلینڈ سے آئے اور اُنہوں نے اُردو زبان سیکھی اور مسٹر کنزے جرمنی سے آئے ہیں وہ بھی اُردو زبان سیکھیں گے۔ پس میں سمجھتا ہوں کہ احمدیت کی اشاعت کے ساتھ ساتھ اُردو زبان بھی پھیلتی جائے گی۔ یہ لوگ جب واپس جائیں گے اور چونکہ ان میں دوسری زبان سیکھنے کا بہت شوق ہوتا ہے اس لئے یہ اپنے دوسرے دوستوں کو بھی اُردو سکھائیں گے اور یہ چیز اُردو زبان کی ترقی کا موجب ہوگی اور لازماً پاکستان کے تعلقات بھی اُن ممالک سے گہرے ہو جائیں گے۔

ہمارے ملک میں یہ سوال عام طور پر پایا جاتا ہے کہ آیا اُردو زبان کو ذریعہ تعلیم بنایا جائے یا انگریزی زبان کو بھی ذریعہ تعلیم بنایا جائے؟ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ اگر اُردو زبان کو ذریعہ تعلیم بنایا گیا تو پاکستان تمام ممالک سے کٹ جائے گا۔ ذریعہ تعلیم اُسی زبان کو ہی بنانا چاہئے جسے دوسرے لوگ بھی سیکھیں۔ احمدیت کی اشاعت سے یہ سوال بھی حل جائے گا۔ احمدیت کی وجہ سے اُردو زبان دوسرے ممالک میں پھیل رہی ہے اور انشاء للہ ایک دن ایسا آئے گا جب پاکستان کا ہر ایک آدمی یہ سمجھنے لگ جائے گا کہ ہمیں کسی فارن لینگویج (FOREIGN LANGUAGE) یا اُردو زبان کے علاوہ کسی اور زبان کو ذریعہ تعلیم بنانے کی ضرورت نہیں۔

(انوارالعلوم جلد 21 صفحہ 70)

مادری زبانوں کا عالمی دن

21 فروری کو پوری دنیا میں مادری زبانوں کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ انسانی معاشرے میں نقل مکانی، مختلف تہذیبوں کی جانب ہجرت اور آبادکاری ایک طرف تہذیبوں کے ملاپ کا باعث بنی تو دوسری جانب اس ادغام سے رفتہ رفتہ کئی تہذیبوں کا خاتمہ بھی ہوا جس کا اثر وہاں بولی جانے والی زبانوں پر بھی پڑا۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں بولی جانے والی 6912 زبانوں میں سے 516 ناپید ہو چکی ہیں۔ زمانے کی جدت اور سرکاری زبانوں کے بڑھتے ہوئے استعمال سے مادری زبانوں کی اہمیت ماند پڑ رہی ہے۔ عالمی سطح پر سب سے زیادہ استعمال ہونے والی زبان چینی جبکہ سرکاری سطح پر سب سے زیادہ استعمال ہونے والی زبان انگریزی ہے۔

اعداد وشمار کے مطابق دنیا میں سے زیادہ بولی جانے والی مادری زبان چینی ہے جسے 87 کروڑ 30 لاکھ افراد بولتے ہیں جبکہ 37 کروڑ ہندی، 35 کروڑ ہسپانوی، 34 کروڑ انگریزی اور 20 کروڑ افراد عربی بولتے ہیں۔ پنجابی گیارہویں اور اردو بولی جانے والی زبانوں میں 19ویں نمبر پر ہے۔

اقوام متحدہ کے اعداد وشمار کے مطابق عالمی سطح پر 7 سے 8 ہزار زبانیں بولی جاتی تھیں تاہم اب یہ زبانیں آہستہ آہستہ کم ہوتی جارہی ہیں۔ کل بولی جانے والی زبانوں کا نصف ایسی زبانیں ہیں جنہیں 10 ہزار افراد سے زائد استعمال میں نہیں لاتے۔ سی آئی اے فیکٹ بک کے مطابق پاکستان میں سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان پنجابی ہے جسے 48 فیصد افراد بولتے ہیں جبکہ 12 فیصد سندھی، 10 فیصد سرائیکی، انگریزی اردو اور پشتو 8، 8 فیصد، بلوچی 3 فیصد، ہندکو 2 فیصد اور ایک فیصد براہوی زبان کا استعمال کرتے ہیں۔

دنیا میں سب سے زیادہ زبانیں پاپوانیوگنی میں بولی جاتی ہیں جہاں کل زبانوں کا 12 فیصد یعنی 820 زبانیں بولی جاتی ہیں جبکہ 742 زبانوں کے ساتھ انڈونیشیا دوسرے 516 کے ساتھ نائیجیریا تیسرے، 425 کے ساتھ بھارت چوتھے اور 311 کے ساتھ امریکا پانچویں نمبر پر ہے۔ آسٹریلیا میں 275 اور چین میں 241 زبانیں بولی جاتی ہیں۔

انٹرنیٹ ورلڈ اسٹیٹ کے اعداد وشمار کے مطابق انٹرنیٹ پر سب سے زیادہ 38 کروڑ صارف انگریزی زبان کا استعمال کرتے ہیں جبکہ 18 کروڑ صارف چینی، 11 کروڑ 30 لاکھ سپینش، 8 کروڑ 80 لاکھ جاپانی اور 6 کروڑ 40 لاکھ فرانسیسی زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ دنیا میں سب سے پہلی زبان ایک لاکھ قبل مسیح میں شروع ہوئی جبکہ لکھی جانے والی زبانوں میں چینی اور یونانی قدیم زبانیں ہیں۔

غزل

انساں نہیں رہتا ہے تو ہوتا نہیں غم بھی
سو جائیں گے اک روز زمیں اوڑھ کے ہم بھی

بے جا نہیں کہہ دوں جو اسے لطف و کرم بھی
قسمت میں مری اتنے کہاں تھے ترے غم بھی

جس لغزشِ آدم سے خلافت ہے مزین
اس جوشِ محبت کے خطاوار ہیں ہم بھی

اہلوں کے مقامات پہ نااہل ہیں فائز
گھٹتا ہے اب اس شہرِ تمدن میں تو دم بھی

آ جائے میسر جو کوئی ڈھب کا خریدار
ہم لوگ تو بِک جاتے ہیں بے دام و درم بھی

یہ بات غلط شہر میں ''تم سے ہیں ہزاروں''
اے جانِ طرب آج تو نایاب ہیں ہم بھی

احسان دانش

اردو کے ضرب المثل اشعار

نہ گور سکندر نہ ہے قبر دارا
مٹے ناموں کے نشاں کیسے کیسے

کہتے تھے تجھ کو لوگ مسیحا مگر یہاں
اِک شخص مر گیا ہے تجھے دیکھنے کے بعد

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاءالاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم ملک سعید احمد رشید صاحب

قران کریم، احادیث، حضرت مسیح موعود اور خلفاء کے ارشادات کی روشنی میں

زبان کے آداب اور اس کی حفاظت

زبان ہی انسان کو خدا کا مقرب یا جہنم کا مورد بناتی ہے

قسط اول

نوع انسان پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں اور احسانوں میں سے ایک عظیم الشان نعمت اور احسان زبان کا عطیہ ہے جس کا صحیح استعمال کر کے ہم خدا تعالیٰ کے مقرب بن سکتے ہیں اور اخلاق کے اعلیٰ مقام پر فائز ہو سکتے ہیں اور معاشرہ میں امن وسکون، بھائی چارہ، محبت وآشتی اور جنت نظیر معاشرہ کے قیام میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ زبان ہی ایک ایسی چیز ہے جس سے معاشرہ میں دل جیتے جاتے ہیں اور پیار ومحبت اور امن وسکون کی فضا جنم لیتی ہے یا پھر نفرتوں، کدورتوں، بغض وحسد اور شر وفساد کے بیج بوئے جاتے ہیں۔ یہ زبان ہی ہے کہ جسے اگر تھام رکھیں تو قولِ معروف جنم لیتا ہے اور اگر بے لگام چھوڑ دیں تو جھوٹ، چغلی، غیبت، گالی گلوچ، بدزبانی اور تہمت و الزام تراشی جیسے مکروہ چشمے پھوٹ پڑتے ہیں۔ جس سے دوستیاں دشمنی میں تبدیل ہوجاتی ہیں اور ہنستے مسکراتے گھروں، خاندانوں اور معاشروں کو دکھوں اور تکلیفوں میں مبتلا کر دیتی ہیں۔

الغرض یہ چھوٹا سا عضو ہے جس کا صحیح استعمال زندگی بخش طمانیت آفریں اور ایمان افروز نتائج پیدا کرتا اور غلط استعمال روح سوز، اذیت ناک اور ہلاکت خیز انجام سے دوچار کر دیتا ہے۔ چنانچہ ہمارے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے آج سے ساڑھے چودہ سو سال قبل آگاہ فرما دیا تھا۔

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ”بعض دفعہ انسان بے خیالی میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی کوئی بات کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے بے انتہا درجات بلند کرتا ہے اور بعض اوقات لاپرواہی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا کوئی کلمہ زبان سے نکال دیتا ہے جس کی وجہ سے جہنم میں جا گرتا ہے۔“

(بخاری کتاب الرقاق باب حفظ اللسان)

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود کیا خوب ہی فرماتے ہیں۔

بدبخت تر تمام جہاں سے وہی ہوا
جو ایک بات کہہ کے ہی دوزخ میں جاگرا

(درثمین)

ہمارے آج کے دور میں غیبت، چغلی، جھوٹ، لغو وبیہودہ کلامی، عیب جوئی، احسان جتانا، ناشکری، گلہ شکوہ، طعنہ زنی اور بات بات پر گالی گلوچ ایک وباء کی شکل اختیار کر چکی ہے زبانیں بہت چلتی ہیں مگر قوت عمل غیرت ایمانی اور خلوص نیت خال خال ہی نظر آتی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے اس حالت زار کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے۔

سب عضو سست ہوگئے غفلت ہی چھا گئی
قوت تمام نوکِ زباں میں ہی آگئی
بے احتیاط ان کی زباں وار کرتی ہے
اک دم میں اُس علیم کو بیزار کرتی ہے

اس لئے ہمارے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نصیحت ہے جو کہ ہزار نصیحتوں کی جان ہے کہ اپنی زبان کو اپنے کنٹرول میں رکھو۔

حضرت عقبہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضورؐ سے پوچھا۔ یا رسول اللہ نجات کیسے ممکن ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا

کہ اپنی زبان کو روک کر رکھو۔

(ترمذی ابواب الزھد باب ماجاء فی حفظ اللسان)

نیز فرمایا

کہ جس نے زبان پر قابو پالیا اس کے لئے امن وسکون اور خوشخبری ہے۔

(المعجم الاوسط للطبرانی باب الالف باب من اسمہ ابراہیم)

اسی طرح آپؐ فرماتے ہیں۔

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضور ﷺ سے عرض کی کہ مجھے کوئی ایسا کام بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے اور دوزخ سے بچائے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ میں تمہیں نیکی کے دروازوں کے متعلق نہ بتاؤں۔ سنو روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو اس طرح بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔ رات کے درمیانی حصہ میں نماز پڑھنا اجر عظیم کا موجب ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں سارے دین کی جڑ اور چوٹی بلکہ ستون نہ بتاؤں۔ فرمایا دین کی جڑ اسلام ہے۔ اس کا ستون نماز ہے پھر فرمایا میں تمہیں دین کا خلاصہ نہ بتاؤں میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ آپؐ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑا اور فرمایا اسے روک کر رکھو۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا ہم جو کچھ بولتے ہیں اس کا بھی ہم سے مواخذہ ہوگا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ لوگ اپنی زبانوں کی کاٹی ہوئی کھیتیوں کی وجہ سے ہی تو اوندھے منہ جہنم میں گرتے ہیں۔

(ترمذی کتاب الایمان باب فی حرمۃ الصلاۃ)

زبان کی خرابیاں اور نقصانات بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

زبان سے ہی انسان تقویٰ سے دور چلا جاتا ہے، زبان سے تکبر کر لیتا ہے اور زبان سے ہی فرعونی صفات آجاتی ہیں اور اسی زبان کی وجہ سے پوشیدہ اعمال کو ریاکاری سے بدل لیتا ہے اور زبان کا زیاں خطرناک ہے اس لئے متقی اپنی زبان کو بہت ہی قابو میں رکھتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول، ص281)

پھر نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

پس تم بچاؤ اپنی زباں کو فساد سے
ڈرتے رہو عقوبت رب العباد سے

دینی تعلیم

اس بارہ میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے زبان کے آداب اور اس کے نقصانات سے بچنے کے لئے بہت ہی عمدہ نصائح بیان فرمائی ہیں۔

فرمایا

اے محمد ﷺ میرے بندوں سے کہہ دو کہ ہمیشہ وہ بات کیا کرو جو سب سے زیادہ احسن (یعنی اچھی اور نیک) ہو۔ (بنی اسرائیل:54)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اس آیت کریمہ کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی زبان کو بھی آزاد نہیں چھوڑا اس پر بہت سی پابندیاں عائد کی ہیں اور ایک مومن کا فرض قرار دیا ہے کہ وہ صرف سچ ہی بولنے والا نہ ہو، صرف قولِ سدید کا ہی پابند نہ ہو بلکہ احسن قول کی پابندی کرنے والا ہو اور حکمت یہ بیان کی کہ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو شیطان تمہارے درمیان فساد ڈال دے گا۔ ینزغ بینھم انسان کی زبان کا اعمال صالحہ میں سے ہر عمل کے ساتھ تعلق پیدا ہو سکتا ہے اور ہر عمل کو انسان کی زبان ضائع بھی کر سکتی ہے اس لئے انسان کی زبان کو، اس کے قول کو، اس کے اظہار کو اسلام نے بڑی ہی اہمیت دی ہے اور اسے اس طرف متوجہ کیا ہے کہ اگر تم اپنی زبان سنبھال کر نہیں رکھو گے تو اللہ تعالیٰ کے غضب کے مورد بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کا قُرب حاصل کرنے کی بجائے شیطان کے مقرب ٹھہرو گے .... ہر ایک کے لئے یہ حکم دیا ہے کہ یقولوا التی ھی احسن جو سب سے اچھی بات ہے، جو سب سے اچھے طریقہ پر بات ہو اس کی پابندی کرو ورنہ تم شیطان کے لئے رخنوں کو کھولتے ہیں۔

(خطبات ناصر جلد دوم ص113-112)

نیز فرمایا:

قول کے لحاظ سے احسن وہ ہے جو اللہ کی طرف دعوت دے۔......

وہ قول جو شرک کی طرف لے جاتا ہے وہ قول جو بدعت کی طرف لے جاتا ہے وہ قول جو دہریت کی طرف لے جاتا ہے وہ قول جو فساد کی طرف لے جاتا ہے وہ قول جو باہمی جھگڑوں کی طرف لے جاتا ہے وہ قول احسن نہیں احسن قول وہی ہے جو اللہ کی طرف لے جانے والا ہے۔

(خطبات ناصر جلد دوم ص116)

اسی طرح فرمایا:

بنیادی ہدایت زبان کے متعلق یہ ہے کہ جو بات کہو احسن کہو اگر اللہ کے بندوں میں شامل ہونا چاہتے ہو اگر شیطان کے بندے بننا چاہتے ہو تو یہ تمہاری مرضی ہے قول احسن کے اصول پر کاربند ہوئے بغیر کوئی شخص خدا کے عباد میں شامل نہیں ہوسکتا۔ (خطبات ناصر جلد دوم ص120)

لوگوں کے ساتھ بھلائی اور نیکی سے بات کیا کرو۔ (بقرہ:84)

آنحضرتؐ اس بارہ میں فرماتے ہیں۔

”جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ نیکی اور بھلائی سے کوئی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔“

(بخاری کتاب الزہد)

”مومن طعنہ زنی کرنے والا، لعنت ملامت کرنے والا فحش کلام اور زبان دراز نہیں ہوتا۔“

(ترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی اللعنۃ)

نیز فرمایا:

زبان سے صرف نیک اور شائستہ بات کرو۔

(کنز العمال)

اللہ سر عام بری بات کہنے کو پسند نہیں کرتا مگر وہ مستثنیٰ ہے جس پر ظلم کیا گیا ہو۔ (نساء:149)

پھر فرمایا:

اور نخوت سے انسانوں کے لئے اپنے گال نہ پُھلا اور زمین میں یونہی اکڑتے ہوئے نہ پھر۔ اللہ کسی تکبر کرنے والے (اور) فخر ومباہات کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو دھیما رکھ۔ یقیناً سب سے بری آواز گدھے کی آواز ہے۔

(لقمان:20-19)

غیبت

ایک نہایت ہی مکروہ خامی اور کمزوری زبان کی غیبت ہے یعنی کسی کی پیٹھ پیچھے اس کی برائیاں بیان کرنا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اس کی خرابی بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔ (الحجرات:13)

معراج کی رات آنحضرت ﷺ نے غیبت کرنے والوں کا نہایت ہی بد اور دردناک انجام دیکھا۔ جس کا نظارہ آپؐ نے یوں بیان فرمایا۔

''معراج کی رات میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں تو انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں لوگوں کا گوشت نوچ نوچ کر کھایا کرتے تھے اور ان کی عزت سے کھیلا کرتے تھے۔ یعنی ان کی غیبت کیا کرتے تھے۔''

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی الغیبۃ)

اس بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''ہماری جماعت کو چاہئے کہ کسی بھائی کا عیب دیکھ کر اس کے لئے دعا کریں، لیکن اگر وہ دعا نہیں کرتے اور اس کو بیان کر کے دور سلسلہ چلاتے ہیں تو گناہ کرتے ہیں۔ کون سا ایسا عیب ہے جو کہ دور نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہمیشہ دعا کے ذریعہ سے دوسرے بھائی کی مدد کرنی چاہئے۔

ایک صوفی کے دو مرید تھے۔ ایک نے شراب پی اور نالی میں بیہوش ہو کر گرا۔ دوسرے نے صوفی سے شکایت کی۔ اس نے کہا تو بڑا بے ادب ہے کہ اس کی شکایت کرتا ہے اور جا کر اُٹھا نہیں لاتا۔ وہ اسی وقت گیا اور اسے اُٹھا کر لے چلا۔ کہتے تھے کہ ایک نے تو بہت شراب پی لیکن دوسرے نے کم پی کہ اسے اٹھا کر لے جا رہا ہے۔ صوفی کا یہ مطلب تھا کہ تو نے اپنے بھائی کی غیبت کیوں کی۔ آنحضرت ﷺ سے غیبت کا حال پوچھا تو فرمایا کہ کسی سچی بات کا اس کی عدم موجودگی میں اس طرح سے بیان کرنا کہ اگر وہ موجود ہو تو اسے برا لگے غیبت ہے اور اگر وہ بات اس میں نہیں ہے اور تو بیان کرتا ہے، تو اس کا نام بہتان ہے۔........

قرآن کریم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں ہے کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو بلکہ وہ فرماتا ہے۔ ''کہ وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں۔'' (البلد:18) مرحمہ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے اور اس کے لئے دعا بھی کی جاوے۔ دعا میں بڑی تاثیر ہے اور وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔ عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہئے۔ جب پہلے کم از کم چالیس دن اس کے لئے رو رو کر دعا کی ہو۔ (ملفوظات جلد 4، ص:61-60)

پھر اللہ تعالیٰ زبان کی ایک اور خرابی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتا ہے۔

''اور وہ جو لغو سے اعراض کرنے والے ہیں''

(المومنون:4)

لغویات کا تعلق زبان سے بھی ہے۔ مثلاً گپیں مارنا، لغو مجلسوں میں بیٹھنا، اور فضول باتیں کرنا، زبان درازی وغیرہ۔ اسی لئے دوسری جگہ اللہ تعالیٰ سورہ مدثر میں فرماتا ہے اہل جنت دوزخیوں سے پوچھیں گے کہ

''تم کو کیا چیز دوزخ میں لے گئی تو وہ جواب دیں گے۔ ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے اور ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلایا کرتے تھے۔ ہم لغو باتوں میں مشغول رہنے والوں کے ساتھ مشغول ہو جایا کرتے تھے۔''

(مدثر:43 تا45)

اس لئے آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔

لوگوں میں سے سب سے زیادہ گنہگار فضول گو اور لایعنی باتیں کرنے والا ہوتا ہے۔

(الترغیب والترھیب کتاب الادب)

پھر آپؐ فرماتے ہیں۔

من کثر کلامہ کثر سقطہ

''جو زبان دراز ہوتے ہیں بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے ہیں یا باتونی ہوتے ہیں۔ ان سے خطائیں بھی زیادہ سرزد ہوتی ہیں۔''

(المعجم الاوسط طبرانی باب المیم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ

''اللہ تعالیٰ کو تمہاری تین باتیں ناپسند ہیں۔

1- قیل و قال یعنی فضول بیٹھ کر گپیں مارنا یا فضول بولتے چلے جانا۔ بالکل ناپسند ہے۔

2- کثرت سوال 3- اور تیسرے مال کو ضائع کرنا یعنی فضول خرچی۔''

(مسلم کتاب الاقضیہ باب نہی عن کثرۃ المسائل)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

قیامت کے دن مجھے سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ میرے قریب وہ لوگ ہوں گے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہوں گے اور تم میں سے سب سے زیادہ مجھ سے دور اور مبغوض وہ لوگ ہوں گے جو ثرثار (یعنی منہ پھٹ اور بڑھ بڑھ کر باتیں کرنے والے) متشدق (یعنی لوگوں پر تکبر جتلانے والے) اور متفیھق (یعنی منہ پھلا پھلا کر باتیں کرنے والے)۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب فی معالی الاخلاق)

اسی لئے آپؐ نے فرمایا:۔

''انسان کے اسلام کا حسن یہ ہے کہ وہ لایعنی بیکار اور فضول باتوں کو چھوڑ دے''۔

(ترمذی کتاب الزہد)

حضرت اقدس مسیح موعود اس آیت کریمہ اور لغو کی تشریح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''یعنی مومن وہ ہیں جو لغو باتوں اور لغو کاموں اور لغو حرکتوں اور لغو مجلسوں اور لغو صحبتوں اور لغو تعلقات سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں''۔

(روحانی خزائن جلد 21 ص197)

قرآن کریم میں عبادالرحمٰن کی ایک صفت یہ بیان ہوئی ہے کہ

''اور جب وہ لغویات کے پاس سے گزرتے ہیں تو وقار کے ساتھ گزر جاتے ہیں''۔

(الفرقان:73)

پس معلوم ہوا کہ انسان کے با اخلاق و با خدا یا بدکردار اور جہنمی ہونے میں زبان کا بہت بڑا دخل ہے۔ انسان جتنا اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھے اتنا ہی اس کا فائدہ ہے۔ یہی وہ زبان ہے جس سے وہ خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء تسبیح و تحمید اور شکر و عبادات بجا لاتا ہے۔ لوگوں کو نیک مشورے دیتا، خیر خواہی و ہمدردی کا اظہار کرتا۔ تلاوت قرآن کریم کرتا اور بے شمار امور سرانجام دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرتا ہے۔

ہر لفظ جو ہماری زبان سے نکلتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ریکارڈ ہوتا ہے اور اس کا محاسبہ ہوگا۔

عاشقان رسولؐ اور بزرگان امت اپنی زبان کے بارے میں بے حد محتاط رہتے تھے۔ عمران بن حطّان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر غفاریؓ کو مسجد میں تنہا بیٹھے دیکھ کر پوچھا کہ اے ابوذر! یہ کیسی تنہائی ہے؟ فرمانے لگے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ:۔

''بُرے ساتھی سے تنہائی بہتر ہے اور اچھا ساتھی تنہائی سے بہتر ہے اور اچھی بات خاموشی سے بہتر ہے اور خاموشی بُری بات سے بہتر ہے۔''

(شعب الایمان باب الرابع والثلاثون فصل فی فضل السکوت)

فضول گوئی، بد زبانی، ضرر رساں گفتگو اور دوسروں کی بات میں بلاوجہ دخل دینے کے لئے لب کشائی کرنے کی عادت بعض دفعہ انسان کو دردناک صورت حال میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اس کے برعکس کم گوئی، خاموشی، متانت اور خوب سوچ سمجھ کر بولنے کی عادت انسان کی دنیوی و اخروی نجات کے لئے اکسیر احمر کا حکم رکھتی ہے۔ اسی لئے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں۔

جس نے خاموشی اختیار کی وہ نجات پا گیا۔

(ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ اَوانی الحوض)

جھوٹ

ایک اور خامی اور برائی زبان کی جو تمام گناہوں کی جڑ اور جس سے اجتناب کی قرآن کریم نے بتوں کی پلیدی سے تشبیہہ دے کر تلقین فرمائی ہے وہ ہے جھوٹ۔ فرمایا:

''بتوں کی پلیدی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔'' (الحج:31)

آنحضور ﷺ اس بارہ میں فرماتے ہیں۔

''جھوٹ انسان کو فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور جہنم کی طرف اور جو شخص جھوٹ بولے وہ آسمان پر کذاب لکھا جاتا ہے۔''

(بخاری کتاب الادب باب قول اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''حرام خوری اس قدر نقصان نہیں پہنچاتی جس قدر قول زور''۔

(ملفوظات جلد اول۔ص281)

نیز فرمایا:

فی الحقیقت کذب کے اختیار کرنے سے انسان کا دل تاریک ہو جاتا ہے اور اندر ہی اندر اسے ایک دیمک لگ جاتی ہے۔ ایک جھوٹ کے لیے پھر اسے بہت سے جھوٹ تراشنے پڑتے ہیں، کیونکہ اس جھوٹ کو سچائی کا رنگ دینا ہوتا ہے۔ اسی طرح اندر ہی اندر اس کے اخلاقی اور روحانی قویٰ زائل ہو جاتے ہیں اور پھر اسے یہاں تک جرأت اور دلیری ہو جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھی افتراء کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے مرسلوں اور ماموروں کی تکذیب بھی کر دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک اَظْلَم ٹھہر جاتا ہے۔...... یقیناً یاد رکھو کہ جھوٹ بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ (ملفوظات جلد اول۔ص245)

جھوٹ کے تمام شعبوں سے پرہیز کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔

میں نے غور کیا ہے۔ قرآن شریف میں کئی ہزار حکم ہیں ان کی پابندی نہیں کی جاتی۔ ادنیٰ ادنیٰ سی باتوں میں خلاف ورزی کر لی جاتی ہے۔ یہاں تک دیکھا جاتا ہے کہ بعض جھوٹ تو دکاندار

بولتے ہیں اور بعض مصالحہ دار جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ نے اس کو رجس کے ساتھ رکھا ہے مگر بہت سے لوگ دیکھے ہیں کہ رنگ آمیزی کر کے حالات بیان کرنے سے نہیں رُکتے اور اس کو کوئی گناہ بھی نہیں سمجھتے۔ ہنسی کے طور پر بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ انسان صدیق نہیں کہلا سکتا جب تک جھوٹ کے تمام شعبوں سے پرہیز نہ کرے۔

(ملفوظات جلد سوم۔ص99)

زبان کے آداب سے بہترین اور اول درجہ کا ادب قول سدید ہے۔ جس کی نصیحت و تلقین قرآن کریم نے یوں بیان فرمائی ہے۔

’’اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف سیدھی بات کیا کرو۔ وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا‘‘۔

(الاحزاب: 71 تا 72)

یہاں اللہ تعالیٰ نے قولِ سدید یعنی صدق اور سچائی اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی ہے اور ساتھ یہ نوید بھی سنادی ہے کہ اگر تم قولِ سدید کو اختیار کرو گے تو وہ تمہارے باقی اعمال کی بھی اصلاح کر دے گا اور تمہارے گناہ بھی بخش دے گا۔

قول سدید کا مطلب ہے ایسا صدق اور سچ جس میں کوئی ہیر پھیر، پیچیدگی اور مکروفریب کا شائبہ تک نہ ہو۔ صاف سیدھی اور کھری بات۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث قول سدید کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

’’جو بات کہو وہ صرف سچ ہی نہ ہو بلکہ صاف اور سیدھی ہو۔ اس میں کوئی پیچ نہ ہو۔ کوئی رخنہ نہ ہو اور کوئی فساد نہ ہو‘‘۔

(خطبات ناصر جلد دہم۔ص286)

’’سدید کے ایک معنی مستقیم بات کے بھی ہیں۔ یعنی وہ سیدھی بات جو خدا تعالیٰ کی رضا تک پہنچانے والی ہو‘‘۔

(خطبات ناصر جلد دہم۔ص643)

نیز فرمایا:۔

’’ قولوا قولاً سدیداً

صرف سچ بولنے پر ہی اکتفا نہیں کرنا بلکہ ایسا سچ بولنا ہے جس میں کوئی ہیر پھیر اور ڈھکی چھپی بات نہ ہو‘‘ (خطبات ناصر جلد دہم۔ص676)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’ہم سچ کے خُلق کو اپنے اوپر لاگو کریں اور اسے اپنائیں اور ہمارا اوڑھنا بچھونا، ہر حالت میں ہماری ہر بات جو ہمارے منہ سے نکلے وہ سچ ہو‘‘۔

(خطبات مسرور جلد اول۔ص551)

’’ایک درخت لگانے کا ثواب قیامت تک ملتا رہے گا‘‘

قدرت کے خاموش ثنا خوان

درخت کی آپ بیتی۔ یہ خدا تعالیٰ کی بے کراں نعمتوں کا حامل ہے

پرتگال کے ایک باغ کے باہر بورڈ پر جلی حروف میں یہ الفاظ لکھے ہوئے ہیں:

’’اے اس راہ سے گزرنے والے انسان! اس سے پہلے کہ تو مجھے کاٹنے کے لئے ہاتھ اٹھائے میری ایک بات سنتا جا۔ میں موسم سرما کی سرد راتوں کو تیرے چولہے کی آگ بن کر تیرے گھر کو گرم رکھتا ہوں، موسم گرما کی تپتی دھوپ میں تجھے اپنے سائے سے راحت پہنچاتا ہوں۔ میرے پھل تیرے لئے بہترین خوراک کا کام دیتے ہیں۔ میں تیرے گھر کی چھت کا شہتیر ہوں۔ جس کے نیچے تو اور تیرے بچے آرام کرتے ہیں۔ میں تیری میز کا تختہ ہوں۔ جس پر بیٹھ کر تو کام کرتا ہے۔ میں تیرے آرام کے لئے چارپائی مہیا کرتا ہوں۔ تیری کلہاڑی کا دستہ بھی ہوں۔ تیرے گھر کا دروازہ تیرے بچوں کا جھولا اور موت کے بعد تیری میت کا صندوق میری لکڑی سے بنتا ہے۔ میں بنی نوع انسان کے لئے اللہ کی طرف سے ایک تحفہ ہوں اور ہر حال میں انسانوں کا دوست ہوں‘‘۔

میں ہوں ایک درخت۔ انسان کا صدیوں سے خاموش رفیق۔ گہوارہ سے لے کر گور تک۔ انسان کا قدیم دوست، دست فطرت کا شاہکار، زمین کا زیور، ماں کا آنچل، قدرت کا ایئرکنڈیشنر، میں اپنا تعارف ذرا کھل کر کروائے دیتا ہوں میرے حرف تہجی سے مل کر بننے والے لفظ کے اصلی روپ ہیں۔ (د۔ ر۔ خ۔ ت) د سے دوا ...... ر سے رحمت خدا ...... خ سے خوراک ...... ت سے توانائی۔

حضرت نوح علیہ السلام نے خدائی عذاب (سیلاب) سے بچاؤ کے لئے لکڑی کے تختوں ہی سے کشتی بنائی۔ بیعت رضوان ببول کے درخت کے نیچے ہوئی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے لشکر اسلام کی روانگی کے وقت فوج سے فرمایا کہ ’’سرسبز و پھلدار درختوں کو مت کاٹنا‘‘۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت سنبھالتے ہی حکم دیا کہ ’’مفتوحہ علاقوں میں زراعت کے ساتھ ساتھ شجرکاری بھی کی جائے‘‘۔ مغل شہنشاہوں نے سڑکوں، نہروں کے دو طرفہ سایہ دار درخت لگوائے اور دنیا کے وسیع ترین باغ بنوائے۔ جیسے شالا مار باغ، مقبرہ جہانگیر کا باغ، نشاط باغ وغیرہ جن کو دیکھ کر آپ فرحت محسوس کرتے ہیں۔ مغل بادشاہ باغات کو نزاکت احساس، لطافت فکر اور شادابی نظر کا مظہر سمجھتے تھے۔ مسلمان فاتحین جس ملک میں بھی گئے پھلوں اور پھولوں کی داستان چھوڑ گئے۔ مصر، الجزائر اور مراکش میں کھجوروں کے دلفریب جھنڈ آج بھی مسلمانوں کی عظمت رفتہ کے گواہ ہیں۔ ہسپانیہ میں الحمراء اور الزہرا کے محلات اور قرطبہ اور اشبیلیہ کی عمارت کے گرد پھیلے ہوئے باغات کے تذکرے تاریخ اسلام کے اوراق میں موجود ہیں۔ فن شجرکاری مسلم ثقافت کا حصہ ہے۔ لوگ تاج محل کو دنیا کا ساتواں عجوبہ کہتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ سنگ مرمر کی یہ پُرشکوہ عمارت اپنے گردوپیش کے روح پرور سبزہ زاروں کے بغیر شان دلکشی نہیں رکھتی۔ اس کے حسن اور نکھار کا راز میرے ساتھی لہلہاتے درختوں اور سدا بہار پودوں میں مضمر ہے۔ دور کیوں جائیں مارگلہ پہاڑیوں کے دامن میں آباد اسلام آباد کو ہی لے لیں۔ ایک سے ایک خوب صورت فلک بوس عمارتیں جو جدید طرز کے نادر نمونے ہیں۔ ان پر چاہے کتنے ہی خوبصورت رنگ برنگے پتھر کیوں نہ لگا دیئے جائیں اس قدر حسین، دیدہ زیب اور خوبصورت دکھائی نہ دیتے۔ اگر وہاں میرے ساتھی سروقامت درخت اور سرسبز پھول نہ ہوتے۔

وطن عزیز کے شمال میں مری اور گلیات کاغان اور سوات کو دیکھ کر جینے کا حوصلہ ملتا ہے۔ مری جنت نشان ہے۔ روئے زمین پر قدرت کی گلکاریوں کا مرقع، رنگ و نگہت و نور کی بارشوں کا گہوارہ، سبزہ و برگ و بار اور پھولوں کی نرالی دنیا ہے۔ آنکھ اس نظام کو دیکھتی ہے تو پلک جھپکنا بھول جاتی ہے۔ جو قدم اس میں اٹھتے ہیں ان پر قیام اور بس قیام کا سحر چھا جاتا ہے۔ اس وادی کو قدرت نے اپنے دست خاص سے سنوارا ہے۔ کہیں گنگناتی ندیاں ہیں، کہیں زیرلب زمزمہ سنج چشمے ہیں، کہیں برفیلے پانی کا کٹورا جیسی جھیلیں ہیں، کہیں پھولوں بھری دلآویز ڈھلوانیں ہیں، کہیں ذائقہ نواز پھلوں کے حیات آفریں باغوں کا سلسلہ ہے اور کہیں سربفلک پہاڑ دعوت نظارہ دیتے ہیں۔ ملک کے شمالی حصہ میں برف پوش اور فلک بوس پہاڑوں کی خوبصورتی اور ان کی دلکشی جن نظاروں کے لئے لوگ جوق در جوق کشاں کشاں کھنچے چلے آتے ہیں۔ ہم پہاڑوں سے چشموں کو جنم دینے کا باعث بنتے ہیں۔ قدرت کے ہم خاموش ثنا خواں آپ کے سانسوں سے نکلی ہوئی مضرت رساں کاربن ڈائی آکسائیڈ لے کر زندگی کو قائم و دائم رکھنے کے لئے جانفزا آکسیجن مہیا کرتے ہیں۔

میں انسان کا سب سے پرانا دوست ہوں اور اس کے دنیا میں آنے سے پہلے دنیا میں میرا وجود تھا۔ حضرت انسان نے حضرت آدمؑ کے وقت جو پیشے اپنائے ان میں زراعت و شجرکاری، جانوروں اور پرندوں کا شکار، ڈیری فارمنگ یعنی مویشی پالنا شامل تھے۔ گہوارے سے لے کر تختہ میت تک انسان کا ساتھ دیتا ہوں۔ لاٹھی کی صورت میں بڑھاپے کا سہارا ہوں۔ سفید چھڑی کی صورت میں نابیناؤں کی رہنمائی کرتا ہوں۔ غرض مجھ سے بڑھ کر انسان کا پرانا اور وفادار دوست کون ہوسکتا ہے؟ زندگی کی تمام سہولتیں اور رونقیں میرے ہی دم قدم سے ہیں۔ مکانات کی تعمیر، قیمتی اور خوبصورت فرنیچر، لکھائی پڑھائی کا سامان، جلانے کی لکڑی، شہد، انواع و اقسام کے پھل، رنگ برنگے مہکتے پھول، روغنیات، جڑی بوٹیاں، شفا بخش ادویات، دنیا کو روشن کرنے والی دیا سلائی، کھیلوں کا سامان، پلائی وڈ، چپ بورڈ، ہارڈ بورڈ، ریل گاڑیاں، بیل گاڑیاں، دستی کھڈیاں، حتیٰ کہ بحری جہاز یہ سب ہمارے خون جگر کا نتیجہ ہیں۔ تھکے ہارے مسافر ہمارے سائے میں آرام کرتے ہیں۔ آدم کے اولین اور آخری مسکن جنت کی محفل بھی ہمارے ہی دم قدم سے سجی ہوئی ہے۔ کشمیر، سوات اور کاغان کے پہاڑوں کو ہماری ہی وجہ سے جنت نظیر کہا جاتا ہے۔ ہم مکمل خاموشی کے ساتھ انسان کی خدمت میں سرگرم عمل رہتے ہیں۔ ہم انسانی آبادیوں اور فصلوں کو تندوتیز ہواؤں اور آندھیوں سے بچاتے ہیں اور باغات کے لئے ڈھال بن جاتے ہیں۔ ہم سیم و تھور کا خاتمہ کر کے زمین کو پھر سے فصل کے قابل بنا دیتے ہیں۔ جہاں ہمارا وجود کثرت سے ہوتا ہے۔ وہاں کھل کے بارش ہوتی ہے۔ خط استوا کے جنگلات اس کی نمایاں مثال ہیں۔ ہم کائنات کا حسن اور زمین کا زیور ہیں۔ بلند و بالا پہاڑ ہمارا پسندیدہ گھر ہیں۔ یہاں ہم بڑے خوش رہتے ہیں۔ دلفریب جھیلوں، گنگناتے چشموں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ یہاں ہمارے قدوقامت بہت لمبے ہیں اور اگر حضرت انسان ہماری چوٹی کی طرف دیکھنا چاہے تو پگڑی گر جائے۔

آپ تو جانتے ہی ہوں گے کہ روزانہ میرے ہزاروں ساتھیوں پر آرے چلائے جاتے ہیں۔ ہمارا دل خون کے آنسو روتا ہے۔ ہم منہ سے آہ تک نہیں کرتے کہ صبر و شکر ہمارا شیوہ ہے۔ حضرت انسان کی غفلت اور لاپرواہی سے ہر سال لگائے جانے والے ہمارے لاکھوں ساتھیوں میں

سے بمشکل 10% پروان چڑھتے ہیں اور بڑھاپا تو شاید ہمیں دیکھنا نصیب نہیں ہوتا کیونکہ عالم شباب میں ہی ہمیں انسانی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے اپنے وجود کی قربانی دینا پڑتی ہے۔ ہم انسان کی طرح بے وفا تھوڑے ہیں۔

باتوں باتوں میں بہت دور نکل گیا میں تو آپ کو اپنی آپ بیتی سنا رہا تھا۔ پہاڑوں اور دامن کوہ کے علاوہ ہماری پسندیدہ جگہ صدیوں سے بہتے ہوئے دریاؤں کے کنارے ہیں۔ ان جگہوں میں ہمیں بیلہ کہا جاتا ہے۔ بھئی ہم انسانوں کے بیلی اور دوست جو ہوئے۔ پاکستان میں جنگلات کے کل رقبے کا 9% یہ بیلہ جات ہیں۔ یہ زیادہ تر دریائے راوی، چناب اور جہلم کے کناروں پر واقع ہیں۔ بیلوں میں پیدا ہونے والی شیشم کی لکڑی نہری پانی سے پیدا کردہ لکڑی سے زیادہ بہتر ہوتی ہے، میں نے باتوں باتوں میں آپ کو ٹریڈ سیکرٹ (Trade Secret) بتا دیا۔ چلیں کچھ اور بھی سن لیں ہم سیلاب کو روکتے اور زمین کو کٹاؤ سے بچانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بڑے بڑے ڈیموں کی عمر بڑھانے میں بھی ہمارا بڑا حصہ ہوتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں ہماری سب سے پسندیدہ جگہ نہری علاقہ ہے۔ خود لگائے گئے ذخیروں میں چھانگا مانگا سب سے قدیم ہے۔ اس کی ابتداء 1866ء میں ہوئی۔ چھانگا مانگا کا بنیادی مقصد ریلوے انجنوں کے لئے لکڑی مہیا کرنا تھا۔ یہ ایک ہزار دو سو پچاس ایکڑ میں پھیلا ہوا ہے۔ اس میں محترمہ شیشم، کیکر، بکائن اور بھائی جان توت لگائے گئے ہیں۔ چیچہ وطنی کے ذخیرے کی ابتداء 1913ء میں ہوئی اور 1934ء میں مکمل ہوا۔ یہاں بھی شیشم، کیکر، بکائن بھی کثرت سے ملتے ہیں۔ خانیوال کا ذخیرہ 1917ء میں لگایا گیا۔ پانی کی قلت کی وجہ سے اس ذخیرہ کی صحت کو تھوڑا سا نقصان پہنچا۔ ہماری کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ محکمہ جنگلات اور محکمہ نہر میں گہری دوستی ہو۔

خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

اس کے علاوہ ہم نہروں اور سڑکوں کے کنارے کافی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ بڑے بوڑھے برگد اور دوسرے بزرگ درختوں کا کہنا ہے کہ پہلے سڑکوں کے کنارے شیشم، توت اور کیکر جیسے مفید درخت لگائے جاتے تھے لیکن اب تو سڑکوں کے کنارے آرائشی پودے یا جلد بڑھنے والے غیر ملکی درخت لگائے جاتے ہیں۔ کیونکہ ہم پاکستانیوں کو غیر ملکی چیزوں سے زیادہ محبت ہے۔ حالانکہ ہم نعرہ لگاتے ہیں۔ Be Pakistani Buy Pakistani۔

چین ہمارا ہمسایہ ملک ہے۔ وہاں سیلاب بہت آتے تھے۔ چینیوں نے شجر کاری کی مہم کے دوران دریائے ینگ سی کے کنارے ایک ہی دن میں ایک لاکھ درخت لگائے یہ دریا جو کبھی اپنی طغیانی سے چینیوں کی زمین اور کھیت بہا کر لے جاتا تھا۔ اب خاموشی سے بہتے ہوئے ان کے لئے خوشحالی کا باعث ہے اور کھیتوں کو سیراب کر کے ان کو زرخیز اور شاداب بنا رہا ہے۔ گویا چین کی خوشحالی میں ہمارا بھی حصہ ہے۔

چلیں اب ہم آپ کو اٹلی لئے چلتے ہیں۔ اٹلی کے دیہات میں قدیم زمانے سے ایک رواج چلا آرہا ہے کہ جب کسی کے گھر لڑکی پیدا ہوتی ہے تو ان کے گھر کے لوگ 100 پاپولر کے درخت لگا دیتے ہیں۔ لڑکی کے ساتھ ساتھ یہ درخت بھی بڑھتے رہتے ہیں۔ جب لڑکی کی شادی کا وقت آتا ہے تو یہ درخت بیچ کر شادی کے اخراجات پورے کر لئے جاتے ہیں۔ ہم بے زبان درخت ملکی دفاع کے لئے سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ ہوائی حملے سے بچاؤ میں بڑا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ماضی قریب میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ ویت نام کے حریت پسندوں نے درختوں اور جنگلات کی وجہ سے امریکہ جیسی عظیم طاقت کو نیچا دکھایا ہے۔ زراعت اور شجر کاری کی چولی کا دامن ساتھ ہے۔ اس سلسلہ میں شمالی امریکہ کی مثال بڑی عبرت آموز ہے۔ انیسویں صدی میں نو آباد کاروں نے زراعت کے لئے جنگلات کو بڑی بے دردی سے صاف کر دیا۔ 1925ء میں یہ اندازہ لگایا گیا کہ تقریباً ستر کروڑ انیس لاکھ ایکڑ رقبہ خشک سالی اور ہوا کے کٹاؤ سے اپنی زرخیزی کھو چکا ہے۔ 1924ء کے زبردست طوفان نے ناقابل بیان تباہی مچائی۔ چنانچہ امریکی حکومت کو ہوش آیا انہوں نے درختوں کی کٹائی بند کر دی اور اہل امریکہ نے پہاڑوں، وادیوں، ندی نالوں، دریاؤں کی گزرگاہوں، متصل میدانوں اور گلی کوچوں میں شجر کاری کی مہم شروع کی۔ حالات و واقعات نے انہیں سمجھایا کہ شجر کاری کی کامیابی کے لئے بکریوں کی جگہ بھیڑوں کی افزائش کی اور بچوں کو درخت لگانے کی مہم میں شامل کر لیا۔ تا کہ وہ ان کو تباہ کرنے کی بجائے پالنا سیکھیں۔ اس دور میں امریکہ کے کسان، تاجر اور ہر طبقہ کے لوگ پودے خرید کر سکولوں اور درس گاہوں میں دے دیتے۔ اس طرح انہوں نے ملک کے گوشے گوشے اور قریہ قریہ کو سرسبز و شاداب بنا دیا۔ اب تو حالت یہ ہے کہ مچھلی کا شکار کرنے والوں کو شکار کھیلنے سے پہلے ہزار ہزار بیج کے پیکٹ دیئے جاتے ہیں کہ وہ ان بیجوں کو جھیلوں اور دریاؤں کے کنارے بکھیر دیں۔

آج سے تقریباً ڈیڑھ سو سال پہلے انگریزی دور حکومت میں لکڑی کی قیمت زیادہ ہونے کی وجہ سے ہر ایک مالک اس کو جلد از جلد کیش کروانا چاہتا تھا۔ اس نازک صورت حال کو دیکھ کر 1859ء میں انگریزی حکومت نے برصغیر پاک و ہند کے آب گیر علاقوں میں درخت کاٹنے پر خاصی پابندیاں لگا دیں۔

اب ہم آپ کو اعداد و شمار کی دنیا میں لیے چلتے ہیں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے پاکستان میں جنگلات بہت کم ہیں۔ یہ رقبہ ملک کے کل رقبے کا 4% ہے۔ لیکن درحقیقت 2% رقبہ ایسا ہے جہاں سے ایندھن اور عمارتی لکڑی حاصل ہوتی ہے باقی 2% رقبہ جھاڑیوں اور بے کار زمینوں پر مشتمل ہے۔ کسی بھی ملک کی خوبصورتی، عوامی صحت اور خاص طور پر صنعت و زراعت کے لئے ہم ناچیز درختوں اور پودوں کی ضرورت سے انکار نہیں ہو سکتا۔ ہم زمین کے زیور بھی ہیں اور اس کے مسیحا بھی۔ فن لینڈ میں 75%، جاپان میں 72%، برما میں 67%، سویڈن میں 55%، روس میں 50%، کینیڈا میں 45%، امریکہ میں 35%، جرمنی میں 28%، بھارت میں 22% جنگلات ہیں۔ اس سے آپ خود اندازہ لگائیں کہ ہمارا ملک کتنا پیچھے ہے۔ کسی ملک کی متوازن معاشیات کے لئے 25% رقبے پر جنگلات کا ہونا ضروری ہے۔ پنجاب میں دنیا کا بہترین نہری نظام ہے۔ پورے صوبے میں نہروں اور کھالوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ اصلاح آب پاشی کے نئے نظام کے تحت کھالوں کو سیدھا کرنے اور پانی کی روانی کو تیز کرنے کے لئے ان کے کنارے تناور درختوں کو ختم کر دیا گیا ہے۔ پنجاب میں جنگلات کا رقبہ پہلے ہی 2.7% ہے۔ اس سے اور بھی کم ہو گیا ہے۔ پاکستان میں ہر چار منٹ میں ایک ایکڑ اراضی سیم اور تھور کا شکار ہوتی ہے۔ اس طرح ہر سال تقریباً سوا لاکھ ایکڑ اراضی اس سے متاثر ہو جاتی ہے۔ سیم اور تھور کی پیش گوئی سب سے پہلے رائل کمیشن آف ایگری کلچر نے 1928ء میں کی تھی کہ فی الحال تو یہ نہریں خوشحالی میں اضافہ کریں گی، مگر مستقبل قریب میں زراعت کو غیر مفید بنا کر معاشی ابتری کا سبب بنیں گی۔ تھور زدہ اراضی پر کیکر، جنڈ، فراش، جامن اور جنتر کے درخت لگائے جائیں۔ نہروں اور کھالوں کو پختہ کیا جائے۔ سیم کی اصلاح کے لئے ارجن، یوکلپٹس، بید اور جامن موزوں ہیں۔ درخت قدرت کے بہترین سبز پمپ ہیں۔ ہم زمین سے جڑوں کے ذریعے پانی کھینچتے ہیں اور ہوا میں بخارات کی شکل میں خارج کرتے ہیں۔

ماہرین نے معلوم کیا ہے کہ گرمی کے موسم میں جنگلات یا درختوں کے ذخیروں سے ملحقہ علاقہ جات میں درجہ حرارت 8 F تک کم رہتا ہے اور سردی کے موسم میں 3 F تک اونچا (سردی کم) رہتا ہے۔ تند و تیز بارشیں زمین کے کٹاؤ کا باعث ہوتی ہیں۔ نیم پہاڑی علاقوں میں کٹاؤ کا عمل تیز ہوتا ہے۔ امریکہ کے ماہرین نے معلوم کیا ہے کہ ننگی زمین پر بارش کا 18% حصہ بے کار بہہ جاتا ہے اور اپنے ساتھ 5 ٹن مٹی فی ایکڑ بہا کر لے جاتا ہے۔ اس کے مقابلے میں انسان کے خادم ہم درختوں کی جہاں زیادہ فراوانی ہوتی ہے۔ وہاں 3% بارشی پانی بے کار بہتا ہے اور صرف 1/3 ٹن مٹی بہا لے جانے میں کامیاب ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں سیلابوں کی روک تھام میں درختوں سے مدد ملتی ہے۔ بعض علاقوں میں تیز آندھیاں بھی زمین اور فصلوں کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ باغات اور کھیتوں کے کنارے ہم ''ناچیز'' درختوں کی پٹیاں (Wind Breaks) لگانے سے ہوا کی طاقت کو 20% سے 60% تک کم کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح کھیتوں کی پیداوار کو بڑھایا اور نقصان کم کیا جا سکتا ہے۔ آج کل کے مشینی اور سائنسی دور میں کارخانوں، ورکشاپوں، انجنوں، ملوں، فیکٹریوں اور موٹروں کے روز افزوں شور اور دھوئیں سے فضائی آلودگی میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ جس سے انسانی ماحول میں نقصان دہ اثرات پیدا ہو رہے ہیں اور انسانی صحت متاثر ہو رہی ہے۔ درختوں اور دیگر نباتات کی اندھا دھند کٹائی قدرتی عناصر کا توازن بگاڑنے کا سبب بنی ہے۔ ٹڈی دل کا حملہ کھیتوں پر یاجوج ماجوج کے حملے سے کم نہیں ہوتا۔ لیکن اگر درخت کھیتوں میں موجود ہوں۔ تو یہ ٹڈی دل کی خوراک بن کر فصلوں کو بڑی حد تک محفوظ کر دیتے ہیں۔ لاہور کو باغات کا شہر کہا جاتا ہے۔ اس شہر میں درختوں اور باغات کی اس قدر کثرت تھی کہ اس جگہ پر کسی پہاڑی مقام کا گمان ہوتا تھا۔ آبادی کا پھیلاؤ اور ٹریفک کا دباؤ اس سرسبز شہر پر قیامت ڈھا گیا۔

قرآن حکیم میں کئی جگہ درخت کا تذکرہ آیا ہے۔ رسول پاکؐ نے فرمایا کہ جو مسلمان درخت لگاتا ہے یا کھیتی کرتا ہے اور اس سے چرند پرند اور انسان اپنی غذا حاصل کرتے ہیں۔ تو یہ سب اس کے لئے صدقہ بن جاتا ہے۔ ایک اور حدیث پاک میں آپؐ نے فرمایا کہ ''درخت لگانے کا ثواب قیامت تک ملتا رہے گا'' اور ایک حدیث پاکؐ میں فرمایا ''جس مسلمان نے پودا لگایا پھر اس نے نشوونما پائی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے عوض جنت میں پودا لگائے گا۔'' طلباء ہماری فعال قوت ہیں۔ شجر کاری کی مہم میں ان کی خدمات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہئے۔

بیشتر اس سے کہ میں اپنی آپ بیتی ختم کروں میرا پاکستانی قوم کے نام پیغام ہے۔ کھیتوں کے کناروں، خالی جگہوں، نیم پہاڑی اور پہاڑی علاقوں اور شاہراہوں، ریلوے لائنوں، سٹیشنوں، دفتروں، پگڈنڈیوں، پارکوں، فارموں، چھاؤنیوں، سرحدوں اور مکانوں کے صحنوں میں زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں۔ ہماری منزل سرسبز و شاداب پاکستان ہے۔ جس کی شاہراہیں ٹھنڈی اور سایہ دار جس کی ہوائیں خوشبوئیں سے معطر ہوں۔

(نوائے وقت 4/اکتوبر 2009ء)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

داخلہ جات تھرڈ ائیر
2013ء تا 2015ء

(نصرت جہاں گرلز کالج ربوہ)

کالج داخلہ فارم وصول کرنے کی تاریخ 28/اگست تا یکم ستمبر 2013ء

طالبات مندرجہ ذیل ڈاکومنٹس کی تصدیق شدہ فوٹو کاپی داخلہ فارم کے ساتھ لف کریں۔

1۔ میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے رزلٹ کارڈ /اسناد کی دو دو کاپیاں

2۔ طالبہ کے کریکٹر سرٹیفیکیٹ اور شناختی کارڈ کی دو دو کاپیاں+کمپیوٹرائزڈ ب فارم

3۔ والد/سرپرست کے شناختی کی دو کاپیاں

4۔ چار عدد تصاویر (شناختی کارڈ سائز) بلیو بیگ گراؤنڈ کے ساتھ۔

5۔ N.O.C کی دو کاپیاں (پنجاب بورڈ کے علاوہ کسی اور بورڈ سے انٹرمیڈیٹ پاس کرنے کی صورت میں)

6۔ انٹرمیڈیٹ کے رجسٹریشن کارڈ کی دو کاپیاں

نوٹ: مزید ہدایات کالج نوٹس بورڈ سے ملاحظہ فرمائیں۔

نامکمل ڈاکومنٹس وصول نہیں کئے جائیں گے۔ بروز انٹرویو طالبات اصل اسناد ہمراہ لائیں۔ داخلہ فارم نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن بیرونی آفس سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم)

ملازمت کے مواقع

1۔ پاکستان ائیر فورس میں مستقل بنیاد پر کمیشن حاصل کریں۔ ایسے احباب و خواتین جنہوں نے ایف ایس سی تک تعلیم مکمل کرلی ہو اور عمر 16 سال سے 22 سال تک ہو، 19 سے 25/اگست تک رجسٹریشن کروا سکتے ہیں۔ مزید معلومات اور آن لائن رجسٹریشن کے لئے وزٹ کریں۔

www.joinpaf.gov.pk

2۔ اٹلس پاور لمیٹڈ کو MBA پاس احباب وخواتین کی بطور مینجمنٹ ٹرینیز ضرورت ہے۔ چھ ماہ تجربہ رکھنے والے یا فریش امیدوار اس ملازمت کیلئے اپلائی کر سکتے ہیں۔

3۔ ڈار انجینئرنگ کو الیکٹریکل ڈیزائن انجینئرز پروڈکشن ڈیزائن انجینئرز، سول ڈیزائن انجینئرز، مکینیکل ڈیزائن انجینئرز، الیکٹریکل انجینئرز اور آٹو کیڈ آپریٹرز کی ضرورت ہے۔

4۔ سکھر انسٹیٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن کو خیر پور، نوشہرو فیروز، داود اور جیکب آباد کے لئے اکیڈمک کوآرڈینیٹرز (BPS-18) کی پوسٹ کے لئے ماسٹر ڈگری ہولڈرز ان نیچرل سائنس B.Ed/M.Ed کی ضرورت ہے۔

5۔ لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کو سینئر مینیجر آپریشن، مینیجر ایڈمنسٹریشن، اسسٹنٹ مینیجر آپریشن مینیجر ٹریٹمنٹ اینڈ ڈسپوزل اور اسسٹنٹ مینیجر ایڈمن کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

6۔ نیشنل ICT & RD فنڈ کمپنی کو کمپنی سیکرٹری، ڈپٹی مینیجر لیگل اور اسسٹنٹ مینیجر اکاؤنٹس کی ضرورت ہے۔

7-Innovative بسکٹ پرائیویٹ لمیٹڈ کو پروڈکشن مینیجر، QA/QC مینیجر، کوالٹی/ پروڈکشن چیکر، مکینیکل فورمین اور پیکنگ مشین آپریٹر کی ضرورت ہے۔

8۔ لاہور کے قریب واقع ایک ٹیکسٹائل ملز کو آفس اسسٹنٹ کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جن کی تعلیم B.A ہو اور کمپیوٹر کا علم بخوبی جانتے ہوں اس پوسٹ کے لئے اپلائی کرسکتے ہیں۔

9۔ لاہور میں واقع ایک مشروب ساز کمپنی کو ریٹائرڈ آرمی آفیسر کی بطور سیکیورٹی سپروائزر ضرورت ہے۔

10۔ پٹرول پمپ پر کام کرنے کیلئے 10 سے زیادہ ٹریڈز میں مختلف سٹاف درکار ہے۔

11۔ لاہور میں واقع ایک کمپنی کو کمپیوٹر آپریٹر اور آٹو ڈیزل مکینک کی فوری ضرورت ہے۔

12۔ ایک پرائیویٹ ادارے کو B.A پاس سٹور اسسٹنٹ کی ضرورت ہے۔

نوٹ: اشتہار نمبر 1 تا 7 کی تفصیل کیلئے 18/اگست 2013ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں جبکہ بقیہ اشتہارات کی تفصیل کے لئے نظارت صنعت وتجارت سے رابطہ کریں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

مکرم مہتمم صاحب تربیت

55ویں سالانہ تربیتی کلاس 2013ء

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو 55ویں سالانہ تربیتی کلاس کے انعقاد کی توفیق ملی۔ یہ کلاس 2 حصوں پر مشتمل تھی۔ دونوں کلاسز احاطہ جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ میں منعقد ہوئیں۔

1- ربوہ کے طلبہ کی کلاس 10 جون تا 17 جون منعقد ہوئی۔ اس کی افتتاحی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم ومحترم راجہ منیر احمد خاں صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تھے۔ اس کلاس میں 234 طلبہ شامل ہوئے۔

2- بیرون از ربوہ طلبہ کی کلاس 19 جون تا 26 جون منعقد ہوئی۔ اس کی افتتاحی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم ومحترم سید قاسم احمد شاہ صاحب ناظر امور خارجہ وناظر زراعت تھے۔ اس کلاس میں 403 طلبہ شامل ہوئے۔

جملہ انتظامات کو احسن رنگ میں سرانجام دینے کیلئے 21 شعبہ جات قائم کیے گئے، جن کے ناظمین مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ پاکستان کے ممبران تھے۔

تربیتی کلاس میں تدریس کیلئے ایک نصاب تیار کیا گیا جو کہ کتابی صورت میں طلبہ کو مہیا کیا گیا۔ جس میں طلبہ کے تربیتی وعلمی معیار کو بلند کرنے کے لیے قرآن مجید ناظرہ وحفظ، ترجمہ قرآن مجید، حدیث، عربی، فقہ، کلام، آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ اور تاریخ احمدیت کا مختصر تعارف جیسے اہم مضامین شامل تھے۔ اس کے علاوہ دعائیں، معاشرتی آداب، آداب بیوت الذکر، بدرسوم کے متعلق جماعتی تعلیمات جیسے متفرق امور بھی طلباء کے نصاب میں شامل کئے گئے تھے۔

باقاعدہ نظم وضبط اور تدریسی امور میں آسانی پیدا کرنے کے لیے تدریس کا انتظام جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ کے کلاس رومز میں کیا گیا تھا۔ ہردو کلاسز کے لیے 30،30 طلبہ پر مشتمل احزاب تشکیل دیے گئے تھے، تاکہ کلاسز کی صورت میں تمام طلبہ پر انفرادی توجہ دے کر بہتر طور پر تدریس کروائی جاسکے۔ ہر حزب کے لیے ایک نگران اور 2 معاون اساتذہ کا تقرر کیا گیا۔ اس سلسلے میں مخصصین کرام و طلبہ جامعہ کا خاص تعاون ہمارے شامل حال رہا۔

روزانہ کے معمولات

ربوہ کے طلبہ صرف تدریس کے اوقات میں صبح 7 بجے تا 1:30 بجے جامعہ آتے رہے۔ جبکہ بیرون ربوہ طلبہ کا شیڈیول 24 گھنٹہ کا بنایا گیا۔ بیرون ربوہ کی تربیتی کلاس کے دوران خدام کو تہجد کی عادت ڈالنے کے لیے روزانہ باجماعت نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا۔ نماز فجر کے بعد علماء سلسلہ کے دروس کا انتظام تھا۔ ناشتہ اور تیاری کے بعد تمام طلبہ کی حاضری کلاس رومز میں لی جاتی تھی۔ ٹائم ٹیبل میں روزانہ طلبہ کے لیے کیسٹ پروگرام شامل کیا گیا۔ جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پروگرامز اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی مجالس سوال و جواب شامل تھیں۔ نصابی مضامین کی تدریس کے علاوہ روزانہ نماز ظہر سے قبل ایک گھنٹہ کے لیے بزرگانِ سلسلہ نے تربیتی وعلمی موضوعات پر لیکچرز بھی دیئے۔ نیز ہردو کلاسز میں طلبہ کے لیے مجموعی طور پر تین مرتبہ بزرگان سلسلہ کے ساتھ مجالس سوال وجواب کا انعقاد بھی کیا گیا۔

نماز ظہر کے بعد کھانے اور آرام کا وقت رکھا گیا۔ نماز عصر کے بعد درس کا انتظام تھا۔ بعدازاں تمام طلبہ کھیل میں شامل ہوتے رہے۔ نماز مغرب کے بعد طعام وچائے کے لئے وقت مختص کیا گیا۔ روزانہ عشاء کے بعد تمام طلبہ کا سٹڈی ٹائم باقاعدہ کلاس رومز میں کروایا جاتا رہا۔ جس کے بعد رات 10:15 بجے ہوسٹل میں حاضری ہوتی رہی۔

مختلف اضلاع کے 83 خدام کو ڈش انٹینا پر MTA سیٹ کرنے کی ٹریننگ دی گئی۔

علمی وورزشی مقابلہ جات

ربوہ اور بیرون ربوہ طلبہ کی تربیتی کلاسز کے دوران علمی مقابلہ جات میں تلاوت، نظم اور تقریر کے مقابلے کروائے گئے، جبکہ بیرون ربوہ طلبہ کے ورزشی مقابلہ جات میں دوڑ 100 میٹر اور لانگ جمپ کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ ان مقابلہ جات میں اول، دوم اور سوم آنے والے خدام کو انعامات دیئے گئے۔

مورخہ 26 جون 2013ء کو ربوہ اور بیرون ربوہ طلبہ کی ہردو کلاسز کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم ومحترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ تھے۔ جنہوں نے اعزاز پانے والے طلبہ میں انعامات تقسیم فرمائے اور نصائح سے نوازا۔ اختتامی تقریب کے آخر میں مہمانان کرام اور ڈیوٹی دینے والے کارکنان کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

3 ستمبر 2013ء

1:10 am	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء پہلے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
3:10 am	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء پہلے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
4:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 30/اگست 2013ء
5:10 am	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء پہلے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
7:25 am	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء پہلے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
9:00 am	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء پہلے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
11:00 am	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء دوسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء دوسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
2:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء دوسرے دن کی لجنہ جلسہ گاہ سے کارروائی (نشر مکرر)
3:30 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء دوسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
4:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء دوسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
5:30 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء دوسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
8:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء دوسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
9:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء دوسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
10:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء دوسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
11:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء دوسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)

4 ستمبر 2013ء

1:00 am	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء دوسرے دن لجنہ سے حضور انور کا کارروائی (نشر مکرر)
2:00 am	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء دوسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
3:00 am	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء دوسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
4:30 am	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء دوسرے دن حضور انور کا خطاب (نشر مکرر)
7:20 am	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء دوسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
8:00 am	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء دوسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
9:00 am	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء دوسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
10:00 am	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء دوسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
11:00 am	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء تیسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء تیسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
2:40 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء تیسرے دن عالمی بیعت (نشر مکرر)
3:40 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء تیسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
5:30 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء جلسہ گاہ سے کارروائی اور حضور انور کا اختتامی خطاب (نشر مکرر)
8:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء تیسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
10:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء تیسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
11:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء تیسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)

5 ستمبر 2013ء

1:00 am	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء عالمی بیعت (نشر مکرر)
2:40 am	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء تیسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
4:30 am	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء تیسرے دن کی کارروائی حضور انور کا اختتامی خطاب (نشر مکرر)
7:00 am	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء تیسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
9:00 am	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء تیسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
10:00 am	جلسہ سالانہ یوکے 2013ء تیسرے دن کی کارروائی
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	حضور انور کا جرمن دوستوں سے خطاب منعقدہ 25 جون 2011ء
1:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس 12 نومبر 1996ء
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	پشتو مذاکرہ
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	بنگلہ سروس خطبہ جمعہ 30 /اگست 2013ء
8:05 pm	کسر صلیب
8:45 pm	Maseer-e-Shahindgan
9:30 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:40 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کا جرمن دوستوں سے خطاب

بقیہ از صفحہ 1

میں امانتاً تدفین کے بعد دعا بھی آپ نے ہی کرائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

اس افسوسناک واقعہ پر جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے انتہائی رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ کراچی میں ایک عرصے سے ٹارگٹ کلنگ کے افسوسناک واقعات ہو رہے ہیں اور حکومت ان واقعات پر قابو پانے میں ناکام ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے شہریوں کو بلا امتیاز عقیدہ، رنگ و نسل یکساں تحفظ فراہم کرے۔ انہوں نے کہا کہ احمدی محب وطن اور پرامن شہری ہیں اور ہمیشہ کی طرح ہم صبر سے کام لیں گے۔ ہمارا معاملہ خدا کے ہاتھ میں ہے اور ہمیں یقین ہے کہ ہمارا رب ضرور انصاف کرے گا۔ تاہم حکومت کو چاہئے کہ وہ احمدیوں کے تحفظ کے ضمن میں اپنی ذمہ داری ادا کرے۔ انہوں نے نور الواحد صاحب کی جوانمردی اور بہادری کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ اگر تمام افراد معاشرہ آپس میں یکجہتی اور اخوت کا مظاہرہ کریں تو مذہب کے حسین نام پر دہشت گردی کرنے والوں کو با آسانی شکست دی جا سکتی ہے۔

سیل ۔ سیل ۔ سیل
لان ہی لان
وردہ فیبرکس
کی طرف سے تمام لان کی ورائٹی پر زبردست سیل جاری ہے آئیں اور جلد فائدہ اٹھائیں۔
ریٹ آپ کی منشاء کے مطابق
بالمقابل الائیڈ بینک چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362,047-6213883

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون:0344-7801578

ربوہ میں طلوع و غروب 23۔اگست	
طلوع فجر	4:08
طلوع آفتاب	5:36
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	6:46

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔ خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
اٹھوال فیبرکس
لان کی ورائٹی پر زبردست سیل نیز مردانہ ورائٹی بھی دستیاب ہے
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
الطاف احمد اٹھوال:0333-7231544

مکان برائے فروخت
دو عدد مکان دارالرحمت شرقی الف نزد اقصیٰ چوک ربوہ برائے فروخت ہے۔
047-6212034, 0300-7992321

مہنگائی کا زمانہ ہے لیکن سیل پر تو جانا ہے
سیل ۔ سیل ۔ سیل
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ (نزد اقصیٰ چوک) ربوہ +92476213312

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P-C.R.C-H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

FR-10